قربانی
ایک بامقصد فریضہ

22-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ الله کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴)

رقم:۱۱۶۱ء)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اسلامی سال کا آخری اور بہت بابرکت مہینہ ہے، حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سَیِّدُ الشُّھُوْرِ رَمَضَانُ، وَأَعْظَمُھَا حُرْمَۃً ذُوالْحِجَّۃِ یعنی مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور حرمت و عزّت کے اعتبار سے سب سے عظمت والا مہینہ ذوالحجۃ الحرام ہے۔[2]

حضرت کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ جنہیں حافِظُ الْکِتَابَین بھی کہا جاتا ہے، آپ قرآنِ

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

2 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:355، حدیث:3755 ملتقطاً۔

کریم کے بھی عالم تھے اور تورات شریف کے بھی عالم تھے۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے زمانے کو اختیار فرمایا، پس اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب زمانہ حرمت والے 4 مہینے (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب) ہیں، ان مہینوں میں سے اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ذُوالْحِجَّةُ الْحَرَام ہے اور ذُوالْحِجَّةُ الْحَرَام میں اس کے ابتدائی 10 دن (جن کو عشرۂ ذوالحج کہا جاتا ہے، یہ) اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب دن ہیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** عشرۂ ذی الحج کے ابتدائی 10 دن بہت بابرکت ہیں، یہ اللہ پاک کے ہاں بہت محبوب دن ہیں، یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ان اَیّام کی قسم ارشاد فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾
(پارہ:30، سورۂ فجر:1-2)

ترجمہ کنزُالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

ایک قول کے مطابق اس آیت میں ذِکْر کی گئی 10 راتوں سے ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں مراد ہیں۔ (2) پتا چلا! ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں بہت فضیلت والی ہیں کہ اللہ پاک نے ان کی قسم ارشاد فرمائی۔

عَشْرَۂ ذِی الحج میں عبادت کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما سلطان المفسرین ہیں، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا زاد ہیں، بہت عظیم صحابی ہیں اور مُفَسِّرِ قرآن بھی ہیں، آپ

1...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:350، حدیث:3740۔
2... تفسیر قرطبی، سورۂ فجر، زیر آیت:2، جلد:30، صفحہ:24۔

فرماتے ہیں: اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَامِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیهَا اَحَبُّ اِلَی اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ کوئی دن نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل کرنا اللہ پاک کے ہاں، ان 10 اَیّام سے بڑھ کر محبوب ہوں۔(1)

یعنی عام دِنوں میں نیکی کی جائے وہ بھی اللہ پاک کو بڑی پیاری ہے، عام دِنوں میں نیکی کرنا بھی بڑی فضیلت کی بات ہے لیکن عام دنوں کی نسبت عشرۂ ذی الحج (یعنی ذی الحج کے ابتدائی 10 دِنوں میں) نیکی کرنا اللہ پاک کے ہاں بہت زیادہ محبوب ہے۔

ایک روایت میں ہے: وَالْعَمَلُ فِیهِنَّ یُضَاعَفُ سَبْعَمِائَةِ ضِعْفٍ ان 10 دنوں میں نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(2)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے: نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ عبادت کے دنوں میں اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب دن عشرۂ ذی الحج ہے يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور ان دنوں کی ہر رات کا قیام (یعنی جاگ کر عبادت کرنا) شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔(3)

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! کیسے پیارے اور فضیلت والے دن ہیں، ان دنوں میں ایک نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ان دنوں میں نیکی کرنا افضل نیکی ہے، ان

1... ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم العشر، صفحہ: 390، حدیث: 2438۔
2... شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد: 3، صفحہ: 356، حدیث: 3757۔
3... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل، صفحہ: 211، حدیث: 758۔

دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھنا 1 سال کے روزوں کے برابر ہے، ان دنوں کی راتوں میں قیام کرنا(یعنی رات کو جاگ کر عبادت کرنا)شبِ قدر میں عبادت کرنے کے برابر ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اس جگہ نیکی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ❁ یعنی ان مبارک اَیَّام میں ہر نیکی کا ثواب بڑھ جاتا ہے ❁ ان دِنوں میں فرض نماز ادا کرنا عام دنوں کی فرض نمازوں سے زیادہ افضل ❁ ان دِنوں کی نفل عبادت عام دِنوں کی نفل عبادت سے افضل ❁ ان دنوں کے نفل روزے، عام دِنوں کے نفل روزوں سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں نیکی کی دعوت دینا عام دنوں میں نیکی کی دعوت دینے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں صدقہ کرنا عام دنوں میں صدقہ کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں ذِکرُ اللہ کرنا عام دنوں میں ذکر اللہ کرنے سے افضل ❁ عشرہ ذی الحج میں ماں باپ کی زیارت کرنا عام دنوں میں ماں باپ کی زیارت کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں تلاوت کرنا عام دنوں میں تلاوت کرنے سے افضل، الغرض کوئی بھی نیکی ہو وہ عشرۂ ذی الحج میں کی جائے تو عام دنوں کی نسبت اس میں زیادہ فضیلت بھی ہے، اللہ پاک کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہے اور اس کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

نیکیوں کا موسمِ بہار

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ 10 دِن گویا نیکیوں کا موسمِ بہار ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم ان اَیَّام کو غنیمت جانیں، خوب نیکیاں کریں، نمازیں پڑھیں، نفل عبادت کریں، تلاوت کریں، ذِکرُ اللہ کریں بلکہ حق تو یہ ہے کہ راتوں کو جاگ کر عبادت کی جائے کہ رات کی عبادت محبوب ہے۔ حضرت سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللہُ عنہ کا معمول مبارک تھا کہ جب عشرۂ

ذی الحج تشریف لے آتا تو آپ عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے اور فرمایا کرتے: لَا تُطْفِئُوا سُرُجَکُمْ لَیَالِیَ الْعَشْرِ یعنی عشرۂ ذی الحج کی راتوں میں اپنے چراغ مت بجھایا کرو۔ (1)

عموماً رات کو سوتے وقت لائٹ بند کر دی جاتی ہے، اس لئے حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا کہ عشرۂ ذی الحج میں لائٹیں بند نہ کیا کرو یعنی ان راتوں میں سویا نہ کرو بلکہ راتوں کو جاگ کر خوب عبادت کیا کرو!

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نفل روزے رکھتے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج میں پابندی کے ساتھ نفل روزے رکھا کرتے تھے۔ (2)

خیال رہے! عَشْرَۂ ذی الحج کے روزے کا مطلب ہے: ذوالحج کے ابتدائی 9 دِنوں کے روزے کہ 10 ذوالحج (یعنی عید الاضحیٰ) کا روزہ رکھنا جائِز نہیں۔

اے عاشقانِ رسول! کاش! ہم بھی نیکیوں کے حریص بن جائیں، ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج کے روزے رکھا کرتے تھے، کاش! ہم بھی اس ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کے لئے نفل روزے رکھیں، نمازیں پڑھیں، عبادت کریں کہ یہی کمائی قبر و حشر میں کام آنی ہے، باقی سب تو یہیں چھوڑ جانا ہے، اس لئے نیکیوں کی حِرص بڑھانی چاہئے، عشرۂ ذی الحج کی ایک نیکی 700 گُنا بڑھا دی جاتی ہے، لہٰذا اس موقع کا فائدہ اُٹھائیں اور خوب نیکیاں کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رضا والے کاموں میں مَصْرُوف

1…حلیۃ الاولیا، جلد: 4، صفحہ: 311، رقم: 5671۔

2…صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، صفحہ: 1703، حدیث: 6422۔

رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ذوالحجۃ الحرام کی ایک اہم عبادت

قربانی کس پر واجِب ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذو الحجۃ الحرام میں کی جانے والی ایک اَہَم ترین عبادت قربانی ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت جو بالغ ہو، مقیم ہو (یعنی مسافِر نہ ہو) اور اس کے ساتھ ساتھ مالکِ نصاب بھی ہو (یعنی اس کے پاس ساڑھے 52 تولے چاندی یا اس کی قیمت برابر رقم ہو) تو اس پر قربانی واجِب ہے۔ (1)

ہر بال کے بدلے نیکی

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ یعنی تمہارے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ یعنی قربانی کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے ایک نیکی ہے۔ (2)

جو خُدا کے لئے قربانی کیا کرتے ہیں | در اَصل خلد کے حقدار ہُوا کرتے ہیں

1…فتاوی عالمگیری، جلد:5، صفحہ:292۔

2…ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3127۔

بقرہ عید کے دِن سب سے اَفضل عمل

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید الاضحیٰ (یعنی ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کی 10 تاریخ) کو فرمایا: مَاعَمِلَ آدَمِیٌّ فِی ھٰذَا الْیَوْمِ اَفْضَلُ مِنْ دَمٍ یُھْرَاقُ یعنی آج کے دن آدمی کا کوئی عمل خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہے۔(1) ایک حدیث پاک میں ہے: یومُ النحر (یعنی عید الاضحیٰ کی 10 تاریخ) میں اللہ پاک کے ہاں آدمی کا سب سے پسندیدہ عمل خون بہانا (یعنی قربانی کرنا) ہے، بے شک قربانی کا جانور روزِ قیامت اپنے سینگھوں، اپنے بالوں اور اپنے کُھروں کے ساتھ آئے گا، بے شک قربانی کا خون زمین پر بعد میں گرتا ہے، رب کے ہاں قبول پہلے ہو جاتا ہے، پس خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔(2)

قربانی کی جگہ صِرف گوشت صدقہ کرنا کافی نہیں

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں مقصود خُون بہانا ہے، گوشت کھایا جائے یا نہ کھایا جائے، لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی کی قیمت ادا کر دے یا اس سے دُگنا تِگنا گوشت خیرات کر دے، قربانی ہر گز ادا نہ ہو گی اور کیوں نہ ہو کہ قربانی حضرت خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی نقل ہے اور حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے خُون بہایا تھا، گوشت یا پیسے خیرات نہ کئے تھے اور نقل وہی درست ہوتی ہے جو مطابقِ اَصل ہو۔

323

1... مجمع الزوائد، کتاب الاضاحی، باب فضل الاضحیۃ، جلد:4، صفحہ:5، حدیث:5939۔

2... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، صفحہ:383، حدیث:1493۔

مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اَور اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں مگر قربانی کرنے سے پہلے ہی قبول ہو جاتی ہے، لہٰذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دِلی سے نہ کرو! ہر جگہ عقلی گھوڑے نہ دوڑاؤ![1]

قربانی جہنّم سے حجاب بن جائے گی

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ ضَحّٰی طِیْبَۃً نَفْسِہٖ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِیَتِہٖ کَانَتْ لَہٗ حِجَابًا مِّنَ النَّار یعنی جو بندہ خوش دلی سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قربانی کرے، یہ قربانی اس کے لئے جہنم سے حجاب (یعنی رکاوٹ) بن جائے گی۔[2]

قربانی گُناہوں کا کفارہ ہے

ایک حدیث شریف کا خلاصہ ہے: قربانی کے جانور کے خون کے پہلے قطرے کے بدلے اللہ پاک قربانی کرنے والے کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! غور طلب بات ہے! گناہ کون کرتا ہے؟ یقیناً انسان کرتا ہے، جانور تو مُکَلَّف ہی نہیں ہیں، یہ تو گُناہ نہیں کرتے مگر دیکھئے! انسان کے گُناہوں کا کفّارہ کون بن رہا ہے؟ بے گُناہ جانور...!! اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس جانور کا ہم پر کتنا بڑا اِحْسَان ہے کہ گُناہ ہم نے کئے اور یہ بے گُناہ جانور اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے گُناہوں کا کفّارہ بَن رہا ہے۔

323

1...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:375 ملتقطاً۔
2...جامع صغیر، صفحہ:533، حدیث:8825۔
3...مستدرک، کتاب الاضاحی، جلد:5، صفحہ:314، حدیث:7600 خلاصۃً۔

اس میں اُن لوگوں کے لئے عِبرت ہے جو قربانی کے وقت تماشا لگاتے، جانور کی جان نکلتے دیکھ کر، اس کے بلکنے کی آوازیں سُن کر خوش ہوتے اور مَعَاذَاللہ! بعض نادان تو تالیاں بھی بجاتے ہیں۔ آہ! یہ تماشا دیکھنے کا نہیں بلکہ اپنے گُنَاہوں پر شرمندہ ہونے اور اس جانور کا اِحْسَان ماننے کا وقت ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ڈرنا چاہیے، عبرت لینی چاہیے، یہ جانور تو وہ ہے جو اپنے رَبِّ کریم کے نام پر اپنی جان قربان کر رہا ہے، اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے گُنَاہوں کا کفّارہ ادا کر رہا ہے، ہمیں تو چاہئے کہ اس کا اِحْسَان مانیں اور اس کی خوب عزّت کریں۔

اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور مخلوقِ خُدا کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی؛ ایک بامقصد فریضہ

اے عاشقانِ رسول! یہ بات یاد رکھئے! کہ قربانی کوئی تہوار یا رَسْم نہیں بلکہ ایک **بامقصد فریضہ** ہے۔ قربانی میں ہمارے لئے سیکھنے کا بہت کچھ موجود ہے ۞ قربانی ہمیں جینے کا مقصد سمجھاتی ہے ۞ قربانی میں ایثار کا درس ہے ۞ قربانی ہمیں ہمدردی کا سبق دیتی ہے اور ۞ سب سے اَہَم بات یہ کہ قربانی ہمیں بندگی کے آداب سکھاتی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے قرآنِ کریم کی ایک آیتِ کریمہ سُنتے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ | ترجَمہ کنزُالعرفان: اور ہر امت کے لئے ہم نے

اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پارہ:17،سورۂ حج:34)	ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور عاجزی کرنے والوں کیلئے خوشخبری سنادو۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: یعنی گزشتہ ایماندار اُمتوں میں سے ہر امت کے لئے اللہ پاک نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ پاک کا نام لیں۔ (1)

(1): قربانی شکرِ نعمت اور عقیدۂ توحید کا عملی اِظہار

زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے جھوٹے خُداؤں کے لئے قربانی کیا کرتے تھے اور ذَبح کے وقت بھی انہیں کا نام پُکارا کرتے تھے، مُشْرِکین کے اس شِرک کی کاٹ کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ (پارہ:17،سورۂ حج:34)	ترجَمہ کنزُالایمان: کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔

یعنی اللہ پاک ہی تمہارا رازِق ہے، اللہ پاک ہی نے یہ جانور پیدا فرمائے، اللہ پاک ہی نے ان طاقتور جانوروں کو تمہارے قابُو میں دیا اور اللہ پاک نے ہی انہیں ذبح کرنے اور

1… تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:34، جلد:6، صفحہ:443۔

www.dawateislami.net

گوشت کے ذریعے توانائی حاصِل کرنے کی تمہیں اجازت دِی، تمہارا ایک ہی خُدا ہے، لہٰذا جانور ذَبح کرتے وقت اسی کا نام لو! اسی کا شُکر ادا کرو! اور اسی کے حُضُور سَر جھکاؤ!

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ اللہ پاک نے جانوروں سے متعلق ہم پر جو انعامات فرمائے، جانور پیدا کئے، انہیں ہمارے قابُو میں دیا، ان کا گوشت ہمارے لئے حلال فرمایا، قربانی ان انعامات کا شکر بھی ہے اور ساتھ ساتھ اس میں اِظْہارِ توحید بھی ہے، یعنی دُنیا بھر میں مسلمان عیدُالاَضْحیٰ کے موقع پر جانور ذَبح کرتے وقت اللہ پاک کا نام لے کر یہ اِظْہار کرتے ہیں کہ اللہ ایک ہے، ہم پر انعام فرمانے والا ایک ہے، تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ایک ہے اور ہم صِرف اسی ایک خُدائے وحدہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کرتے ہیں، اس کے سِوا کسی کو اپنا خُدا نہیں مانتے۔

معلوم ہوا؛ قربانی کوئی رَسْم نہیں بلکہ شکرِ نعمت بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ عقیدۂ توحید کا عملی اِظْہار بھی ہے۔

قربانی: نیک توانائی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک سوال ذہن میں اُبھرتا ہے، وہ یہ کہ قربانی اگر شکرِ نعمت ہے تو یہ شکر کسی اور انداز میں مثلاً، نمازیں پڑھ کر، روزے رکھ کر، صدقہ و خیرات کرکے بھی تو شکر ادا ہو سکتا ہے، آخر اس کے لئے جانور قربان کرنا ہی کیوں ضروری ہے؟ عُلَمائے کرام نے اس سوال کے بہت جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس سلسلے میں بڑے ایمان افروز مدنی پھول بیان

فرمائے ہیں، آپ فرماتے ہیں: جانور اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں، اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:44)	ترجمہ کنزُالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کا خُلاصہ ہے: کتنے جانور ایسے ہیں جو انسانوں سے بہتر اور ان سے زیادہ ذِکْرُ اللہ کرنے والے ہیں۔ (1)

اس سے معلوم ہوا؛ مجموعی طَور پر جانور انسانوں کی نسبت زیادہ ذِکْرُ اللہ کرتے ہیں، ہاں! انسانوں میں بھی ایسے ہیں جو بہت کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کرتے ہیں مگر انسانوں کی ایک تعداد ہے جو غفلت کا شکار رہتے ہیں جبکہ جانور عموماً اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے ہمیں جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ گوشت کھانے سے عقل بڑھتی ہے، جسم کی قُوَّت وطاقت میں اِضَافہ ہوتا ہے اور گوشت کی یہ خاصِیَّت ہے کہ یہ انسان کی طبیعت پر اَثَر انداز ہوتا ہے۔

چنانچہ ہم پر حلال جانوروں کی قربانی لازِم قرار دی گئی، تاکہ ہم ان ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانوروں کا گوشت کھائیں، اس سے ہماری عقل بڑھے، جب ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کے گوشت کے ذریعے عقل بڑھے گی تو وہ عقل نیکی کی طرف زیادہ مائل ہوگی، اس میں فتور کم آئے گا، ایسی عقل اچھی سوچ والی ہو جائے گی۔

یُونہی ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کا گوشت ہمارے جسم کا حِصّہ بنے گا، ہماری طبیعت

1 …جامع صغیر، صفحہ:64، حدیث:953 خلاصۃً۔

کا حِصّہ بنے گا تو اس سے غفلت زائِل ہو گی اور انسان کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے والا بن جائے گا۔ (1)

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ مدنی پھول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو بندہ اللہ پاک کی اطاعت کرنے والے، ذکر اللہ کی کثرت کرنے والے، ان جانوروں کو ذبح کرے، پھر ان کا گوشت کھائے، پھر اس گوشت سے جو طاقت حاصل ہو، اس طاقت کو گناہوں میں صَرف کر دے تو اس نے گویا معاملہ الٹا کر دیا، شکر کی بجائے ناشکری کی، ایسے نادان سے تو جانور بہت درجے بہتر ہیں۔ (2)

اے عاشقانِ رسول! مقامِ عبرت ہے! یہ جانور جو قربانی کے روز ذبح کیے جاتے ہیں، ان کا گوشت امیر، غریب سب کھاتے ہیں، حق یہ بنتا ہے کہ یہ گوشت کھا کر جو توانائی حاصل ہو ❁ اس سے ہمارا ذِکْرُ اللہ کرنے کا ذہن بنے ❁ نیکیوں کی طرف دل راغب ہو ❁ اُس طاقت کو نماز کے لئے صرف کیا جائے ❁ تلاوتِ قرآن پر صرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیکی کی دعوت عام کرنے میں صرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیک اعمال پر صرف کیا جائے مگر افسوس! ہمارے ہاں ایک تعداد ہے جو مہنگے سے مہنگے جانور کی قربانی کرتے ہیں، گوشت بھی کھاتے ہیں مگر عبرت نہیں لیتے، قربانی کے دِن بھی نمازیں قضا کر رہے ہوتے ہیں، فلموں ڈراموں اور مختلف گناہوں بھرے فنکشنز (Functions) میں عید کا دِن گزارتے اور یومِ عِید کو اپنے حق میں یومِ وَعِید بنا لیتے ہیں۔

323

1... لطائف المعارف، مجلس الثالث: ایام التشریق، صفحہ: 390۔

2... لطائف المعارف، مجلس الثالث: ایام التشریق، صفحہ: 390۔

ایسے نادانوں کو ڈر جانا چاہئے، علّامہ اِبْنِ رَجَب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایسے نادان سے تو وہ جانور بہتر ہیں کہ جب تک زِندہ رہے، ذِکْرُ اللہ کرتے رہے، آخِر اللہ پاک ہی کے نام پر قربان ہو گئے۔ [1]

قربانی درسِ بندگی ہے

اے عاشقانِ رسول! قربانی کا اَصْل دَرْس تو یہی ہے کہ آدمی اللہ پاک کا حقیقی بندہ بن جائے، اطاعت گزار ہو جائے، دیکھئے! اللہ پاک نے فرمایا کہ قربانی ہر اُمّت پر لازِم کی گئی تھی، پھر بتایا قربانی شکرِ نعمت ہے اور یہ صِرْف اللہ پاک ہی کے لئے کی جائے گی، پھر آخر میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پارہ:17، سورۂ حج:34)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) ہیں، انہیں جنّت کی خوشخبری سُنا دیجئے!

مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) کون ہیں؟ اس کی وَضاحت کرتے ہوئے اللہ پاک فرماتا ہے:

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	ترجَمہ کنزُالعرفان: وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے توان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے

1 ... لطائف المعارف، مجلس الثالث: ایام التشریق، صفحہ:391۔

www.dawateislami.net

(پارہ:17،سورۂ حج:35)	ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مُخْبِت (اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنے والے) وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ پاک کا ذِکْر ہوتا ہے تو ہیبت و جلال سے ان کے دِل ڈرنے لگتے ہیں، اللہ پاک کے عذاب کا خوف ان کے اعضا سے ظاہِر ہونے لگتا ہے، انہیں دُنیا میں جو مصیبت پہنچے، اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائِم کرتے ہیں اور اللہ پاک کے دیئے ہوئے رِزْق میں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! غور کا مقام ہے! ہم قربانی تو کرتے ہیں، مہنگے سے مہنگا جانور خرید کر بڑے شوق و ذوق کے ساتھ قربانی کرتے ہیں، مگر غور کیجئے! ہم میں سے مُخْبِت یعنی جنّت کی خوشخبری کے حق دار بننے والے کتنے ہیں؟ اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے، ذِکْرُ اللہ سُن کر مچلنے والے، خوفِ خُدا کے سبب کانپنے والے، نمازیں پڑھنے والے، راہِ خُدا میں دِل کھول کر صدقہ خیرات کرنے والے کتنے ہیں؟

آہ! افسوس! ہم قربانی تو کرتے ہیں، یہ بھی بہت اچھا کام ہے، نیک کام ہے، جن پر قربانی واجِب ہے، ان کو تو کرنی ہی ہو گی، اس کے بغیر چھٹکارا نہیں مگر قربانی کا اَصْل مقصد کیا ہے؟ قربانی ہمیں درس کیا دیتی ہے؟ یہ مقصد ہم کب پُورا کریں گے؟

سُنّتِ ابراہیمی کو ادا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! قربانی سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی پر ہم غور کرلیں، حضرت ابراہیم

323

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:443۔

عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک انداز کیا ہے؟ آپ کی سیرتِ پاک ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال تھی، اللہ پاک نے آپ کو فرمایا:

اَسْلِمْ ۙ (پارہ:1،سورۂ بقرہ:131) | ترجَمہ کنزُالعرفان: فرمانبرداری کر۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر مبارک میں عرض کیا:

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ (پارہ:1،سورۂ بقرہ:131) | ترجَمہ کنزُالعرفان: تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اب دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر میں رَبِّ کریم کی بارگاہ میں یہ عرض کیا، پھر ساری زِندگی اس پر قائِم رہے، آپ پر مصائِب بھی آئے، پریشانیاں بھی آئیں، دُکھ بھی آئے، آپ کو تکلیف بھی پہنچائی گئی مگر ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے قدم ڈگمگائے نہیں، آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے، آپ کو نیکی کی دعوت عام کرنے کا حکم ہوا، آپ تَنِ تنہا دِین کا پیغام عام کرنے میں مَصرُوف ہوئے، نمرود وقت کا ظالِم ترین بادشاہ تھا، اس کے دار الحکومت میں رہ کر، بغیر ڈرے، فقط اللہ پاک کے بھروسے پر آپ نے کلمۂ حق بلند فرمایا۔

نمرود نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو معاذَ اللہ! آگ میں ڈالنے کی جسارت کی،اس پر بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مطمئن رہے، اللہ پاک کے فرمانبردار رہے،جب آپ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، عَرض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! کوئی حاجت ہو تو فرمایئے! فرمایا: حاجت تو ہے مگر تم سے نہیں، عَرض کیا: پھر جس سے

حاجت ہے، اسی سے کہئے! فرمایا: وہ دیکھ رہا ہے، کہنے کی ضرورت نہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ یقین تھا، توکل تھا، پھر اللہ پاک نے آپ کے اس یقین اور فرمانبرداری کا صِلہ بھی عطا فرمایا، میلوں تک پھیلی ہوئی اس ہولناک آگ کو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے پھولوں کے باغ میں تبدیل فرمادیا۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ہجرت کا حکم ہوا، چنانچہ آپ نے اپنا گھر، اپنے رشتے دار، سب چھوڑے اور ہجرت کرے کے ملکِ شام تشریف لے گئے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب بڑھاپے کو پہنچ چکے تھے، آپ نے دُعا کی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۰۰)

(پارہ:23، سورۂ صٰٓفّٰت:100)

ترجَمہ کنزُالعرفان: اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

اس عمر میں اللہ پاک نے آپ کو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت میں نیک بیٹا عطا فرمایا، ابھی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی دُودھ پینے کی عمر تھی، حکم ہوا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے کو ان کی والدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آیئے!

اللہ اکبر! بڑھاپے میں بیٹا عطا ہوا، ابھی دُودھ پینے کی عمر میں ہے اور بیٹے کو خود سے جُدا کر دینے کا حکم آگیا، قربان جایئے! یہ جذبۂ اطاعت ہے، یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے رَبّ سے کمال محبت ہے کہ یہ حکم سُن کر بھی آپ کی پیشانی پر بَل نہیں آیا، زبان پر کوئی شکوہ آنا تو دُور کی بات، دِل میں بھی کوئی خیال نہیں گزرا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رَبِّ کریم کے حکم پر سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے دُودھ پیتے ننھے شہزادے کو اور ان کی والدہ کو تنہا مکہ مکرمہ کی بے آباد وادی میں چھوڑ کر واپس تشریف لے آئے۔

اللہ!اللہ!...

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک کم و بیش 13 سال تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذَبح کر رہے ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خواب کے ذریعے دیئے گئے اس حکمِ خُداوندی پر عَمَل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو خواب سُنایا، فرمانبردار بیٹے نے عَرض کیا:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ (پارہ:23،سورۂ صّٰفّٰت:102)	ترجمۂ کنزُالعرفان: بیٹے نے کہا اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

سُبْحٰنَ اللہ! بیٹا ہو تو ایسا ہو...! فرمانبر داری ہو تو ایسی ہو...!!

اللہ اکبر! اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے شہزادے کو ساتھ لیا، منیٰ میں تشریف لائے، بیٹے کو لٹا دیا، گلے پر چُھری رکھ دی، روایات میں آتا ہے: چھری بہت تیز تھی مگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے گلے پر چلائی جاتی تو چلتی نہیں تھی۔

اللہ پاک کا حکم پُورا کرنے میں غیر اختیاری طَور پر دیر ہو رہی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانبردار دِل اس تاخیر کو قبول نہیں کر سکتا تھا، آپ نے چھری کو تیز کیا، پھر چلایا، نہ چلی، پھر تیز کیا، چلایا، پھر نہ چلی، تین بار ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جوشِ

فرمانبرداری میں بار بار چھری چلانے کی کوشش کررہے تھے، اسی وقت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام جنّتی مینڈھا لے کر حاضِر ہوئے اور حضرت ابراہیم و اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلام کو قربانی قبول ہونے کی خوشخبری سُنا دی گئی۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے جذبۂ اطاعت، جذبۂ جانثاری، جذبۂ وفاداری، جس طرح جانور ذَبح کرنا سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی طرح یہ جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری، اپنے آپ کو مکمل طور اللہ پاک کے سِپُرد کر دینا، یہ بھی حضرت ابرہیم عَلَیْہِ السَّلام کا ہی مبارک طریقہ ہے۔ یقیناً حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، ہم اُن کے برابر نہیں ہو سکتے مگر جس طرح ہم جانور قربان کرکے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی سُنّت ادا کرتے ہیں، یونہی خود کو اللہ پاک کے سِپُرد کرکے، خود کو مکمل طور پر اللہ پاک کی اطاعت میں لگا دینے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نسبت کب درست ہو گی؟

غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ لِمَ(یعنی کیوں)؟ اور کَیفَ (یعنی کیسے)؟ نہیں جانتا (یعنی بندۂ مؤمن یہ نہیں دیکھتا کہ حکم کیوں دیا گیا، کیسے دیا گیا بلکہ ایک مسلمان صِرْف یہ دیکھتا ہے کہ حکم کس نے دیا؟ اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے تو بَس اب بندہ اس کو بجالاتا، اس پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ چاہے سر دھڑ کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے، وہ اللہ و رسول کے حکم پر عَمَل کرتا ہے)۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نفسِ اَمّارہ شَر ہی شَر ہے، اگر آدمی مجاہدہ

کرے (یعنی خود کو مشقت میں ڈالے، ہر حال میں اللہ ورسول کے حکم پر عمل کرے تو آہستہ آہستہ) نفسِ اَمَّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ بن جاتا ہے، جب نفسِ اَمَّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ ہو جاتا ہے، اب یہ صُورت ہوتی ہے کہ آدمی اطاعت کرتا ہے، گُناہوں سے بچتا ہے، اس درجہ پر آکر نفسِ انسانی خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اس وقت انسان نفسانی خواہشات سے بچتا ہے، پُورے طور پر اللہ پاک پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہی وہ درجہ ہے کہ جب انسان کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت درست ہوتی ہے (یعنی اس درجہ پر پہنچ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بندہ سُنّتِ ابراہیمی پر عَمَل کرنے والا ہے)، اس وقت اللہ پاک بندے کی بے حساب مدد فرماتا ہے اور آخرت میں اسے بے حساب نعمتوں سے نوازتا ہے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے قربانی کا اَصْل سبق کہ ہم اللہ پاک کی کامل اطاعت کریں، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کو نہ دیکھیں، عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں بلکہ اللہ ورسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا حکم آجائے تو بَس آنکھیں بند کر کے اس پر عَمَل کریں، نفسانی خواہشات سے بچیں، نفسِ اَمَّارہ کی خباثتوں سے بچیں، اپنی اِصْلاح کریں یہاں تک کہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

خواہشاتِ نفس سے بچئے!

حدیثِ پاک میں ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ تم میں کوئی بندہ اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہشات میرے لائے

1...الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الاول، صفحہ:14۔

ہوئے (دِین) کے تابع نہ ہو جائیں۔ (1)

عُلَمائے کرام اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: بندے پر لازِم ہے کہ اللہ و رسول سے ایسی محبّت کرے کہ وہ محبت اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری پر اُبھارے اور گُناہوں کے رستے میں رُکاوٹ بنے۔ (2)

اللہ پاک ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے، ہم جانوروں کی قربانی کریں، ضرور کریں، ساتھ ہی ساتھ نفسِ اَمّارہ کی بھی قربانی دیں، نفسانی خواہشات کی بھی قربانی دیں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے کاش! ہم اللہ پاک کے حقیقی فرمانبردار بندے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے اسلامی بھائیو! نفسِ اَمّارہ کی کاٹ کرنے، اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانے اور اللہ پاک کے حقیقی فرمانبردار بندے بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام یوم تعطیل اعتکاف بھی ہے۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت سے اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کیلئے مَسْجِد میں ٹھہرے رہنا بھی ایک عظیم عِبَادَت ہے، لہٰذا دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی ماحول میں اَطرافِ شہر کے لوگوں کو دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی ماحول سے وَابَسْتہ کرنے کے لیے بروز جُمُعَہ یا اِتوار بَعْدِ فَجْر تا نمازِ جُمُعَہ یا حَسْبِ مَوْقَع عَصْر تا

323

1...السنۃ لابن ابی عاصم، صفحہ:12، حدیث:15۔

2...جامع العلوم والحکم، صفحہ:397۔

مَغرِب مسجد میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ جو لوگ مسجدوں میں رضائے الٰہی پانے کیلئے یوں ٹھہر جاتے ہیں ان کے مُتَعَلِّق ایک رِوایَت میں ہے کہ اللہ پاک کے معصُوم فرشتے ان لوگوں کے ہمنشین ہوتے ہیں جو مَساجِد میں پڑے رہتے ہیں، اگر یہ لوگ کبھی مَسْجِد سے غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار ہو جائیں تو اِن کی عِیادَت کرتے ہیں اور اگر اِن کو کوئی ضَرورت پیش آجائے تو اِن کی مَدد بھی کرتے ہیں۔ [1]

شعبہ امامت کورس

امامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ "شعبہ امامت کورس" کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون وبیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل و ذمہ دار امام ومؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت ونماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، وہ متقی ہونے کے ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین ومسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 دینی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت وخطابت کی اہلیت، تجوید وقراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز وامامت سے متعلق ضروری

[1] ۔۔۔ مستدرک، کتاب التفسیر، ان للمساجد اوتادا...الخ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۳۵۵۹ مفہومًا

www.dawateislami.net

فقہی مسائل، تجوید و قرأت اور اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 4 ذوالحج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے پیر صاحب سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرسِ پاک ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے آپ کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

سیدی قُطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذِکرِ خیر

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاءُ الدّین احمد صدیقی قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 1294ھ، 1877ء میں ضِلع سیالکوٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک غیر معروف قصبے کلاس والا میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصِل کی۔ پھر مرکز الاولیا لاہور اور 22 خواجہ کی چوکھٹ دِہلی میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا، بِالآخر پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں حضرتِ علامہ مولانا وصی احمد محدِّثِ سُورتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تقریباً چار 4 سال رَہ کر عُلومِ دینیہ حاصِل کئے اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصِل کی۔ الحمدلِلّٰہ! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ کرامت سے سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی کی

اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سندِ خِلافت بھی پائی۔ [1]

شہرِ مصطفےٰ سے عشق

سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ مُعلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہاں قِیام کا شرف ملا۔ [2] آخری عمر میں نظر کمزور ہوگئی تھی، ڈاکٹرز نے علاج کے لئے جدہ جانے کا پراصرار کیا تو فرمایا: فقیر آنکھوں کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ نہیں چھوڑ سکتا۔ [3]

7 دن کا فاقہ

سیِّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِر ہوا تو شُروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ 7ویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہو گیا تو میرے پاس ایک پُر ہیبت بُزُرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے 3 مشکیزے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دے کر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیا لاتا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈِبّا اور چینی وغیرہ لا کر مجھے دیئے اور فوراً واپس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عَرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے

323

1...سیدی قطب مدینہ، صفحہ:7۔

2...انوارِ قطب مدینہ، صفحہ:337 خلاصۃً۔

3...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:523۔

گمان میں وہ مدینے کے سلطان ،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچاجان سیِّدُالشُّہدا حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ تھے کیونکہ مدینۂ مُنَوَّرہ کی وِلایت انہی کے سپرد ہے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رَمَضانُ الْمبارَک کو حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا عُرس شریف مناتے اور ایک روزہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزارِ پُرانوار پر افطار فرماتے تھے۔ (2)

وصال شریف اور جنازہ مبارک

4 ذُوالحجّۃِ الْحرام 1401ھ (2-10-81) بروز جُمُعہ مسجد نبوی شریف کے مُؤذِّن نے اَللہُ اکبر اَللہُ اکبر کہا اور سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ بعدِ غسل کفن بچھا کر سر اَقدس کے نیچے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غُسالہ شریف اور مختلف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عَصر دُرود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گونج میں جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا۔

سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی آرزو کے مطابق جنّتُ الْبقیع کے اُس حصّے میں جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیۡہِمُ الرِّضوان آرام فرما ہیں، وہاں حضرت فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کے مزار

1...سیدی قطب مدینہ، صفحہ:8۔

2...سیدی قطب مدینہ، صفحہ:8۔

پُرانوار سے صرف 2 گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔[1]

اللہ پاک سیّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے صدقے ہماری بے حساب بخشش فرمائے اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قربانی کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قربانی کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸) (2) فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسعَت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید

1... سیدی قطب مدینہ، صفحہ: 9۔

2... مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، بابُ: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

گاہ کے قریب نہ آئے۔(اِبن ماجہ، کتاب الاضاحی،باب الاضاحی واجبۃ ام لا؟۳/ ۵۲۹، حدیث: ۳۱۲۳) ☆ ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مردو عورت ، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔ (عالمگیری،۵/۲۹۲) ☆اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔(فتاوی امجدیہ،۳/۳۱۵ ملخصاً) ☆ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبح کرنا افضل اور بوقتِ ذَبح بہ نیّتِ ثوابِ آخِرت وہاں حاضِر رہنا بھی افضل۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۱۷) ☆نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۹) ☆ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔(بہارِ شریعت،۳/۳۳۴، حصہ ۱۵ ملخصاً)

﴿اعلان﴾

قربانی کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

323

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِمدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 22جون2023ء

(1): سُنّتیں اورآداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

قربانی کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری

323

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

،دُنبہ ،دُنبی اور بھیڑ نرومادہ دونوں شامل ہیں)ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۰، حصہ۱۵ ملخصاً) ☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو(مَثَلاً کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو)تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۰، حصہ۱۵ ملخصاً)☆ قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں،ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبْح نہ کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز نہ کی جائے۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۵۲، حصہ۱۵ ملخصاً) ☆سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں۔(فتاوٰی رضویہ،۲۰/ ۲۱۶) ☆بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبْح کرنا جانتا ہو۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۴، حصہ۱۵ ملخصاً) ☆اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبْح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۴، حصہ۱۵ ملخصاً) ☆دوسرے سے ذَبْح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبْح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجِب ہے۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۵۱، حصہ۱۵) ☆قربانی کا گوشْت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی(یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتا ہے کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۵، حصہ۱۵ ملخصاً)☆ اگر شرکت میں گائے کی قُربانی کی تو ضَروری ہے کہ گوشْت وَزْن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۳۵، حصہ۱۵ ملخصاً) ☆تین حصّے کرنا صِرْف اِسْتِحْبابی اَمر ہے کچھ ضَروری نہیں،چاہے تو سب اپنے صَرْف(یعنی استعمال)

میں کرلے یاسب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یاسب مساکین کو بانٹ دے۔(فتاوی رضویہ،۲۰/ ۲۵۳) ☆مَنّت یامرحوم کی وصیّت پر کی جانے والی قُربانی کاسب گوشت فُقَراء اور مساکین کو صَدَقہ کرنا واجِب ہے نہ خود کھائے نہ مالداروں کو دے۔(بہارِشریعت، ۳/ ۳۴۵، حصہ ۱۵ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ جانور ذبح کرتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق"جانور ذبح کرتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللہ کے نام سے شروع اللہ سب سے بڑا ہے۔(ابلق گھوڑے سوار، ص14)

(نوٹ:۔جانور ذبح کرنے سے پہلے اور بعد کی دعا جاننے کے لئے ابلق گھوڑے سوار صفحہ 14 ملاحظہ فرمائیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یااِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا ٹِک)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)

پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم ازکم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) ”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم ازکم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہوجانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم ازکم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں

کی؟(38)جھوٹ بولنے،غیبت و چغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں،کمینہ ہوں“جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہوجانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد،گھر،آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اوراِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر،براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟یامَعَاذَاللہ بِلااجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی،دِل آزاری،گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 10نیک اعمال

(57)گھر سے اس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی ؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار

حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد